ضرور دیکھیے بہرحال قرآن وحدیث یا کتاب وسنت ہی اجمالاً وتفصیلاً مذہب اسلام کو حاوی ہیں۔ حدیث یا سنت سے انکار اور فقط قرآن پر عمل وایمان کبھی ہمارے لئے تفصیلی ہدایت اور تمام اسلامی مسائل کی تشفی کیلئے باعث سیری نہیں ہو سکتا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وصیت بھی یہی رہی کہ ترکت فیکم امرین کتاب اللہ وسنتی لن تضلوا ما تمسکتم بھما یعنی حضور فرماتے ہیں میں نے مسلمانو! تم میں دو باتیں چھوڑی ہیں کتاب اللہ اور اپنی سنت (قرآن وحدیث) تم جبتک ان کو مضبوط پکڑے رہوگے ہرگز گمراہ نہیں ہو سکتے ؎

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن　　　پس حدیث مصطفیٰ برجان مسلم داشتن

آئندہ ہم اس مضمون پر تاریخی حیثیت سے مدلل ومفصل روشنی ڈالیں گے۔ انشاء اللہ۔　(ایڈیٹر)

حضرت امام المحدثین بخاریؒ کی سیرت پر ایک اجمالی نظر

(از مولوی عبدالغفار صاحب حسن عمرپوری، مولوی عالم متعلم جماعت ہشتم رحمانیہ)

امام بخاریؒ کی شخصیت شہرہ آفاق ہے کسی تعارف کی محتاج نہیں آپکے علمی کارنامے زبان زد خلائق ہیں آپنے خدمت حدیث میں جو نمایاں حصہ لیا ہے اسکو دنیا کبھی فراموش نہیں کر سکتی۔ اسی علم حدیث کی تحصیل میں دشت وبیابان کی خاک چھانی دریا اور سمندر کو عبور کیا۔ بھوک اور پیاس کی شدت آفتاب کی حدت آپ کے اس مقصد رفیع کے درمیان حائل نہ ہو سکی۔ آپ نے ان سب تکالیف کا خندہ پیشانی سے مقابلہ کیا اور دامن صبر واستقلال کو ہاتھ سے نہ جانے دیا۔

ہم یہاں آپکی سیرت کے بعض حصوں کو مجملاً ذکر کرتے ہیں۔

تحفظ شرافت۔ ایک مرتبہ جہاز پر سفر کر رہے تھے۔ چوری کی تہمت کے خوف سے دس ہزار اشرفیوں کی تھیلی دریا میں پھینکدی۔ اس زبردست ایثار سے اپنی عزت شرافت اور ثقاہت پر کوئی حرف نہ آنے دیا۔

سخاوت۔ اسقدر تھی کہ اپنی آمدنی میں سے پانچسو درہم فقراء ومساکین۔ طلباء محدثین پر خرچ کرتے۔ عیش پسندی اور تکلفات سے دور رہتے۔ جفاکشی کے دلدادہ وفریفتہ تھے۔ آپ نے کسی کے سامنے دست سوال نہیں پھیلایا۔

خودداری۔ محمد بن ابی حاتم کہتے ہیں امام بخاری اپنے طالبعلمی کے زمانہ میں آدم ابن ابی ایاس کے پاس جاتے وقت زادراہ بھول گئے تو راستہ میں کئی روز پتے اور گھانس کھا کھا کر گذارے لیکن دست سوال تو درکنار کسی کو خبر بھی نہ ہونے دی۔

ایثار نفس۔ ایکمرتبہ امام صاحب علیل ہوگئے امام صاحب کا قارورہ طبیبوں کو دکھلایا گیا۔ طبیبوں نے کہا کہ امام صاحب کا قارورہ درویشوں کے قارورہ سے مشابہ ہے یعنی جسطرح درویش خشک روٹیاں سوکھے ہوئے ٹکڑے کھایا کرتے ہیں۔ یہی عادت امام صاحب کی بھی معلوم ہوتی ہے امام صاحب سے دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ آپ نے چالیس برس اسی طرح

گذارے اور کبھی سالن نہیں چکھا۔ رفقا نے اصرار کیا کہ صرف خشک روٹی پر اکتفا نہ کیا کریں۔ سالن کا استعمال ضرور ہو۔ لیکن آپ نے اس علاج سے انکار کیا۔ اور منت و سماجت پر روٹی کے ساتھ شکر کھانے پر راضی ہوئے۔ حقیقت یہ ہے کہ جسکا سینہ عشق رسول سے لبریز ہو۔ جس کا دل محبت خداوندی سے پر ہو۔ جو حدیث نبوی کی دھن میں بستیوں اور ویرانوں میں پھرتا رہا۔ جس نے خارزاروں اور پہاڑوں کے نشیب و فراز کا مقابلہ کیا۔ وہ تکالیف کو خاطر میں نہ لایا۔ اس کو ان تکلفات سے کیا تعلق۔ وہ کبھی بصرہ میں درس دیتے ہوئے نظر آتے ہیں تو کبھی کوفہ کی درسگاہ میں رونق افروز ہیں کبھی مسجد نبوی محراب و منبر کے درمیان احادیث کا مجموعہ تیار کر رہے ہیں اور اپنی تجلیات معارف سے تشنگان علم حدیث کو سیراب کر رہے ہیں اور کبھی خراسان کے لوگ انکی ضیا پاشیوں سے بہرہ اندوز ہو رہے ہیں۔ کبھی لوگوں کی نظروں سے اوجھل ہو جاتے ہیں طالبان علم شیفتگان حدیث فراق کی تاب نہ لاکر تفتیش کرتے ہیں تو معلوم ہوتا ہے کہ گھر میں چھپے ہیں بجز لنگی کے بدن پر کچھ نہیں تمام کپڑے فروخت ہو چکے ہیں۔ حیا دامنگیر ہے اسلئے حجرہ سے باہر نہیں نکل سکتے۔ کبھی مسافر خانہ کی تیاری میں مشغول ہیں۔ اینٹیں اور مٹی اٹھا اٹھا کر غزوہ خندق کے دلفریب منظر کو پیش کر رہے ہیں۔ کبھی مسافرت کی حالت میں گھاس اور پتے چبا چبا کر غزوہ ذات الخبط کا نظارہ دکھلا رہے ہیں۔ کبھی اعدوا لہم ما استطعتم من قوۃ و من رباط الخیل کی تعمیل میں سرگرداں ہیں۔ تیراندازی کیلئے میدان میں گھوڑے دوڑاتے ہوئے نظر آتے ہیں کبھی نماز میں اتنی مشغولیت کہ موذی جانور کے کاٹنے کا احساس بھی نہیں ہوتا۔ بعد فراغ نماز دیکھا جاتا ہے کہ نیش زدہ عضو سارا سوج گیا ہے۔

تحمل ایک دفعہ آپ کی لونڈی کی ٹھوکر سے دوات گر گئی تو امام صاحب نے فرمایا کیف تمشین کس طرح چلتی ہے۔ شوخ لونڈی نے جواب میں کہا اذ لم یکن طریقا فکیف امشی۔ راستہ نہ ہو تو کیونکر چلوں۔ امام صاحب بجائے غصہ ہونیکے اسے آزاد کر دیتے ہیں۔ حاضرین میں سے ایک شخص نے کہا اس نے غصہ دلانیوالی بات کی اور آپ نے اسے آزاد کر دیا۔ آپ نے فرمایا ارضیت نفسی بما فعلت جو اس نے کیا اس پر میں نے اپنے نفس کو راضی کر لیا۔ یعنی اسکو تنبیہ دینیکے بجائے میں نے اپنے نفس کو تنبیہ کر لی۔

طبیعت میں اتنی احتیاط تھی کہ کبھی کسی کی غیبت نہیں کی فرمایا کرتے تھے کہ میں چاہتا ہوں کہ قیامت کے روز کوئی میرا خصم نہ ہو۔ آپ انصاف پسند تعصب سے کنارہ کش رہا کرتے تھے۔ امام صاحب نے اپنی جامع میں احادیث داخل کرنے کیلئے بہت تشدد اور شرائط سے کام لیا ہے۔ تاہم بخاری کے اوراق گردانی سے معلوم ہوتا ہے کہ اس میں شیعہ راوی بھی لئے گئے ہیں۔ اور یہ اسی وقت تک جب تک کہ راوی مروج کذب، معتقد ہوائے نفس نہ ہو۔ یہ تھے اس محترم ہستی کے مختصر واقعات جو کہ خطہ بخارا میں مشہور محدث کبیر اسماعیل بن ابراہیم بن المغیرہ کی پشت سے ۱۳ ماہ عید الفطر بعد نماز جمعہ بدر کامل کیطرح محدث کے نام سے جلوہ ریزیاں کرتا ہوا نمودار ہوا۔ جس کی ضیا پاشیوں سے اعداء و حاسدین اسلام کی آنکھیں خیرہ ہو گئیں۔

(باقی دارد)